خوفناک جادوگر
اور
دیگر حکایات

امیر اہلسنت ابو بلال

مولانا محمد الیاس عطار
قادری رضوی

4921389 - 90-91

2314845 - 2203311

FAX : 2201479

Email : maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

خَوفناک جادُوگراور دیگر واقعات

۱ خوفناک جادُوگر

سِلسِلۂ عالیّہ چِشتیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُ نا خواجہ غریب نواز حسن سَنْجَری رحمۃ اللہ علیہ کو مدینۂ منوّرہ کی حاضِری پر مدینے کے تاجوَر، نبیوں کے سَرْوَر، حُضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مُعِینُ الدّین (یعنی دِین کا مددگار) کا خطاب ملا اور تبلیغِ دین کی خاطر اجمیر جانے کا حُکم دیا گیا۔ چُنانچہ سیِّدُ نا سلطانُ الْہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اجمیر شریف تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ سے لوگ جوق در جوق حلقہ بگوشِ اسلام ہونے لگے۔ وہاں کے ہندو راجہ پرِتھوی راج کو اِس سے بڑی تشویش ہونے لگی۔ چُنانچہ اُس نے اپنے یہاں کے سب سے خطرناک اور خوفناک جادوگر اَجے پال جوگی کو خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلے کے لئے تیّار کیا۔ اَجے پال جوگی اپنے چیلوں کی جَماعت لے کر خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچ گیا۔ مسلمانوں کا اِضطِراب دیکھ کر حُضُور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کے گِرد ایک حِصار کھینچ دیا اور حُکم فرمایا کہ کوئی مسلمان اِس دائرے سے باہَر نہ نکلے، اِدھر جادوگروں نے جادو کے زور سے پانی، آگ اور پتّھر برسانے شُروع کر دیے مگر یہ سارے وار حلقے کے قریب آکر بے کار ہوجاتے۔ اب اُنہوں نے ایسا جادو کیا کہ ہزاروں سانپ پہاڑوں سے اُتر کر خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ اور مسلمانوں کی طرف لپکنے لگے مگر جُوں ہی وہ حِصار کے قریب آتے مرجاتے۔ جب چیلے ناکام ہوگئے تو خود اُن کا گُرو خوفناک جادوگر اَجے پال جوگی جادو کے ذَرِیعے طرح طرح کے شُعْبَدے دکھانے لگا۔ مگر حِصار کے قریب جاتے ہی سب کچھ غائب ہوجاتا۔ جب اس کا کوئی بس نہ چلا تو وہ بِپھر گیا اور غصّے سے پیچ و تاب کھاتے ہوئے اس نے اپنا **مِرْگ چھالا** (یعنی ہرنی کا بالوں والا چمڑا) ہوا میں اُچھالا اور اُچک کر اُس پر بیٹھا اور ہوا میں اُڑتا ہوا بَہُت بُلند ہوگیا۔ مسلمان گھبرا گئے کہ نہ جانے اب اُوپر سے کیا آفت برپا کرے گا۔ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اس کی حرکت پر مُسکرا رہے تھے۔ آپ نے اپنی نَعلَینِ مُبارَکَین کو اِشارہ کیا۔ اِشارہ پاتے ہی وہ بھی تیزی کے ساتھ اُڑتی ہوئیں جادوگر کے تَعاقُب میں روانہ ہوئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اوپر پہنچ گئیں اور اس کے سَر پر تڑاتڑ پڑنے لگیں۔ ہر ضَرب میں وہ نیچے اُتر رہا تھا۔ یہاں تک کہ عاجِز ہوکر اُترا اور سرکارِ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور سچّے دِل سے ہندو مذہب سے توبہ کی اور مُسلمان ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا اسلامی نام عبدُ اللہ رکھا اور وہ خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ فیض اثر سے وِلایت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوکر عبداللہ بیابانی نام سے مشہور ہوگئے۔ (آفتابِ اجمیر)

۲ اونٹ بیٹھے رہ گئے

سیِّدُ نا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جب اجمیر شریف تشریف لائے تو اوّلاً ایک پیپل کے دَرَخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ یہ جگہ وہاں کے ہندو راجہ پرتھوی راج کے اونٹوں کے لئے مخصوص تھی۔ راجہ کے کارِندوں نے آکر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر رُعب جھاڑا اور بے اَدَبی کے ساتھ کہا کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں کیوں کہ یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ''اچھا ہم لوگ جاتے ہیں تمہارے اونٹ ہی یہاں بیٹھیں۔'' چُنانچہ اونٹوں کو وہاں بٹھا دیا گیا۔ صُبح ساربان آئے اور اونٹوں کو اُٹھانا چاہا لیکن باوُجُود ہر طرح کی کوشِش کے اُونٹ نہ اُٹھے۔ ڈرتے جِھجکتے حضرت سیِّدُ نا خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضِر ہو کر اپنی گستاخی کی مُعافی مانگی۔ ہند کے بے تاج بادشاہ سیِّدُ نا غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، **''جاؤ خُدا عزّوجل کے حُکم سے تمہارے اونٹ اُٹھ بیٹھے۔''** جب وہ واپَس ہوئے تو واقِعی سب اونٹ کھڑے ہو چکے تھے۔ (خواجۂ خواجگان)

خواجۂ ھند رحمۃ اللہ علیہ وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا   کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

۳ چھاگل میں تالاب

حُضُور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے چند مُرِیدین ایک بار اجمیر شریف کے مشہور تالاب اَناساگر پر غُسل کرنے گئے۔ برہمنوں نے دیکھ کر شور مچا دیا کہ یہ مسلمان ہمارے تالاب کو ناپاک کر رہے ہیں۔ چُنانچہ وہ حضرات لَوٹ گئے اور جا کر سارا ماجرا خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چھاگل (پانی رکھنے کا مٹّی کا برتن) دے کر خادِم کو حکم دیا کہ اس کو تالاب سے بھر کر لے آؤ۔ خادِم نے جا کر جُوں ہی چھاگل کو تالاب میں ڈالا سارے کا سارا تالاب اس چھاگل میں آگیا۔ لوگ پانی نہ ملنے پر بے قرار ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر فریاد کرنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رَحم آگیا اور خادِم کو حُکم دیا کہ جاؤ اور چھاگل کا پانی واپَس تالاب میں اُنڈیل دو۔ خادِم نے حُکم کی تعمیل کی اور اَناساگر پھر پانی سے لبریز ہو گیا۔ (خواجۂ خواجگان)

ہے تِری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے   کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

٤ عذاب قبر سے رِہائی

حضرتِ سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مُرید کے جنازے میں تشریف لے گئے۔ نمازِ جنازہ پڑھا اور اپنے دستِ مبارَک سے قبر میں اُتارا۔ حضرتِ سیِّدُنا بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، تدفین کے بعد تقریباً سارے لوگ چلے گئے مگر حُضُور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اس کی قبر کے پاس تشریف فرما رہے۔ اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دَم غمگین ہوگئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ کی زَبان پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن** ط جاری ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مُطمئن ہوگئے۔ میرے اِستفسار پر فرمایا، میرے اِس مُرید پر عذاب کے فِرِشتے آپہنچے جس پر میں پریشان ہوگیا۔ اتنے میں میرے مرشِدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا خواجہ عثمانی ہارونی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فِرِشتوں سے اس کی سِفارش کرتے ہوئے فرمایا، ''اے فِرِشتو! یہ بندہ میرے مُرید مُعین الدّین (رحمۃ اللہ علیہ) کا مُرید ہے اس کو چھوڑ دو، فِرِشتے کہنے لگے، ''یہ بہت ہی گنہگار شخص تھا'' ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ غیب سے آواز آئی، **''اے فرشتو! ہم نے عُثمان ہارونی کے صَدقے معینُ الدّین چشتی کے مُرید کو بخش دیا ہے۔''** (مُعینُ الْاَرْواح)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے دَرس ملا کہ کسی پیرِ کامل کا مُرید بن جانا چاہئے کہ اُس کی بَرَکت سے عذابِ قَبر دُور ہونے کی اُمّید ہے۔

٥ مَجذُوب کا جُوٹھا

حضرتِ سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے لڑکپن شریف کا واقِعہ ہے کہ ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ اُس دَور کے مشہور مَجذوب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم قَندوزی رحمۃ اللہ علیہ باغ میں داخِل ہوگئے۔ جُوں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اس اللہ عزَّوجلّ والے پر پڑی، فوراً سارا کام چھوڑ کر دوڑے اور سلام کرکے دَست بوسی کی اور نہایت ہی ادب سے ایک دَرَخت کے سائے میں بٹھایا پھر ان کی خدمت میں انگوروں کا ایک خُوشہ انتہائی عاجزی کے ساتھ پیش کیا۔ اللہ عزَّوجلّ کے وَلی کو نِھے مُنّے باغبان کا انداز بھا گیا۔ خوش ہو کر اپنی جھولی میں سے ایک کھلی کا ٹکڑا نکالا اور اپنے مُنہ میں ڈال لیا۔ کھلی کا ٹکڑا جوں ہی حلق کے نیچے اُترا، خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ کے دِل کی کیفیّت ہی بدل گئی اور دِل دُنیا سے اُچاٹ ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مِلکیّت میں ایک وِراثت میں ملے ہوئے باغ اور پَن چکّی کو اَونے پَونے داموں میں بیچ کر مزید جو کچھ تھا سب اللہ عزَّوجلّ کی راہ میں لُٹا دیا۔ اور والِدہ ماجِدہ رحمۃ اللہ علیہا سے اجازت لے کر صرف پندرہ بَرَس کی عُمر میں حُصُولِ علمِ دین کی خاطر راہِ خدا عزَّوجلّ میں گھر سے نکل پڑے۔ اللہ عزَّوجلّ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بے حساب کرم نوازیاں فرمائیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اولیائے کرام رحمہم اللہ کے پیشوا اور ہندوستان کے بے تاج بادشاہ بن گئے۔

خُفتگانِ شبِ غفلت کو جگا دیتا ہے سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا

٦ غیب کی خبر

ایک روز حضرتِ سیِّدُ نا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ، حضرتِ سیِّدُ نا شیخ اَوحَدُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ کرمانی اور حضرتِ سیدنا شیخ شہابُ الدّین سُہرَوَردی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ تشریف فرما تھے کہ ایک لڑکا (سلطان شمسُ الدّین اَلتَمَش) تیر وکمان لئے وہاں سے گزرا۔ اسے دیکھتے ہی حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، یہ بچّہ دِہلی کا بادشاہ ہوکر رہے گا اور بالآخر یہی ہوا کہ تھوڑے ہی عرصے میں وہ دِہلی کا بادشاہ بن گیا۔ (سِیَرُ الْاَقطاب)

ترے مُنہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ شیطان کسی کے دِل میں یہ وَسوَسہ ڈالے کے غیب کا عِلم تو صِرف اللہ عزّ وجلّ ہی کو ہے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے غیب کی خبر دے دی؟ تو عرض یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عزّ وجلّ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃ ہے۔ اس کا علمِ غیب ذاتی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے ہے جبکہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ کا علمِ غیب عطائی بھی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے بھی نہیں۔ انہیں جب سے اللہ عزّ وجلّ نے بتایا تب سے ہے اور جتنا بتایا اُتنا ہی ہے۔ اِس کے بتائے بِغیر معمولی سا بھی نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وَسوَسہ آئے کہ جب اللہ عزّ وجلّ نے بتادیا تو غیب غیب ہی نہ رہا۔ اِس کا جواب آگے آرہا ہے کہ قرآن نے نبی کے علمِ غیب کو غیب ہی کہا ہے۔ اب رہا یہ کہ کس کو کتنا علمِ غیب ملا یہ دینے والا جانے اور لینے والا جانے۔ علمِ غیبِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وماھو علی الغیب بضنین ؏ (التکویر آیت ۲۴)

ترجمہ: اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب بتانے میں بَخیل نہیں۔ (کنزالایمان)

اِس آیتِ مبارَک کے تحت خازِن میں ہے، ''مراد یہ ہے کہ مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس علمِ غیب آتا ہے تو ہم پر اِس میں بُخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو سکھاتے ہیں۔'' اِس آیت وتفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ عزّ وجلّ کے محبوب، دانائے غُیوب صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو علمِ غیب سکھاتے ہیں اور ظاہر ہے سکھائے گا وُہی جو خود بھی جانتا ہو۔

علمِ غیب کے بارے میں عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وانبّئکم بما تاکلون وماتدخرون لا فی بیوتکم ط ان فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین ؏

ترجمہ: اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جَمع رکھتے ہو۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نِشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ (آلِ عمران آیت ۴۹) (کنزالایمان)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو ! مُندرجۂ ذیل بالا آیت میں سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السلام صاف صاف اعلان فرمارہے ہیں کہ تم جو کچھ کھاتے ہو وہ مجھے معلوم ہوجاتا ہے اور جو کچھ گھر میں بچا کر رکھتے ہو اس کا بھی پتا چل جاتا ہے۔ اب یہ علمِ غیب نہیں تو اور کیا ہے؟ جب حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسّلام کی یہ شان ہے تو آقائے عیسیٰ میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا شان ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آخر کیا چھپا رہ سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اللہ عزّوجل جو کہ غیبُ الغَیب ہے اس کو بھی چشمانِ سَر سے مُلاحظہ فرمالیا۔

جب نہ خُدا عزّوجل ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرُود ۔۔۔ اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

بَہر حال اللہ عزّوجل نے انبیاء علیہم السّلام کو علمِ غیب سے نوازا ہے اور یقیناً علمِ غیبِ انبیاء علیہم السّلام کا انکار قرآنِ کریم کی مُتَعَدَّد آیاتِ مبارکہ کا اِنکار ہے۔ انبیاء علیہم السّلام کی تو بڑی شان ہے فیضانِ انبیاء علیہم السّلام سے اولیائے کرام رحمہم اللہ بھی غیب کی خبریں بتاسکتے ہیں، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے **اَلْاَخبارُ الْاَخیار** میں حُضُور غوثُ الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد نَقل کیا ہے:۔ **اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتادیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے ، میں تمہارے ظاہِر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں شیشے کی طرح ہو۔**

حضرتِ مولٰینا رومی رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں ؎

لَوحِ محفوظ اَست پیشِ اولیاء ۔۔۔ اَزچہ محفوظ اَست محفوظ از خطا

یعنی لوحِ مَحفوظ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے پیشِ نظر ہوتا ہے جو کہ ہر خطا سے بھی محفوظ ہوتا ہے۔

۷ مُردہ زندہ کردیا

اجمیر شریف کے حاکم نے ایک بار کسی شخص کو بے گناہ سُولی پر چڑھادیا اور اُس کی ماں کو کہلا بھیجا کہ اپنے بیٹے کی لاش آکر لے جائے۔ مگر وَہاں جانے کے بجائے اُس کی ماں روتی ہوئی سرکارِ غریب نواز حسن سَنْجَری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضِر ہوئی اور فریاد کی، ''آہ! میرا سہارا چِھن گیا، میرا گھر اُجڑ گیا۔ یاغریب نواز رحمۃ اللہ علیہ! میرا ایک ہی بیٹا تھا اُسے حاکمِ ظالم نے بے قُصُور سُولی پر چڑھادیا ہے۔'' یہ سُن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ جلال میں آکر اُٹھے اور فرمایا، مجھے اپنے بیٹے کی لاش پر لے چلو، چنانچہ اُس کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کی لاش پر آئے اور اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا، ''**اے مَقتُول! اگر حاکمِ وقت نے تجھے بے قُصور سُولی دی ہے تو اللہ عزّوجل کے حُکم سے اُٹھ کھڑا ہو۔**'' فوراً لاش میں حَرَکت پیدا ہوئی اور وہ شخص زندہ ہوکر کھڑا ہوگیا۔ (ماہِ اجمیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! کہیں شیطان یہ وَسْوَسہ نہ ڈالے کہ مارنا اور جِلانا تو صِرف اللہ عزَّوجلّ ہی کا کام ہے کوئی بندہ یہ کیسے کرسکتا ہے؟ تو عرض یہ ہے کہ بے شک اللہ عزَّوجلّ ہی فاعِلِ حقیقی ہے مگر وہ اپنی قُدرتِ کامِلہ سے جس کو چاہتا ہے جس طرح کے چاہتا ہے اِختیارات عطا فرماتا ہے۔ دیکھئے بے جان کو جان بخشنا اللہ عزَّوجلّ کا کام ہے مگر اللہ عزَّوجلّ کے دِیئے ہوئے اختیارات سے حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام بھی ایسا کرتے تھے۔ چُنانچہ قرآنِ پاک میں ہے:۔

انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ ج (آلِ عمران ۵۹)

ترجَمہ : کہ میں تمہارے لئے مٹّی سے پرند کی سی مُورت بناتا ہوں پھر اُس میں پھُونک مارتا ہوں تو وہ پرند ہوجاتی ہے اللہ عزَّوجلّ کے حُکْم سے۔ (کنزالایمان)

۸ اندھے کو آنکھیں مل گئیں

کہتے ہیں ایک بار اَورنگ زَیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ سلطانُ الْھند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پُراَنوار پر حاضِر ہوئے۔ اِحاطہ میں ایک اندھا فقیر بیٹھا صدا لگا رہا تھا، ''یا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ! آنکھیں دے۔'' آپ نے اس فقیر سے دَرْیافت کیا، بابا! کتنا عرصہ ہوا آنکھیں مانگتے ہوئے؟ بولا، برسوں گزر گئے مگر مُراد پوری ہی نہیں ہوتی۔ فرمایا، میں ابھی مزارِ پاک پر حاضِری دے کر تھوڑی دیر میں واپَس آتا ہوں اگر آنکھیں روشن ہوگئیں فَبِہا ورنہ قَتْل کرادوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر پر پہرہ لگا کر بادشاہ حاضِری کیلئے اندر چلے گئے۔ اُدھر فقیر پر گِریہ طاری تھا اور رو رو کر فریاد کر رہا تھا ''یا خواجہ رحمۃ اللہ علیہ! پہلے صرف آنکھوں کا مُعامَلہ تھا اب تو جان پر بن گئی ہے اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کرم نہ فرمایا تو مارا جاؤں گا۔'' **جب بادشاہ حاضری دے کر لوٹے تو اُس کی آنکھیں روشن ہوچکی تھیں** ۔ بادشاہ نے مُسکرا کر فرمایا کہ تم اب تب تک بے دِلی اور بے تَوَجُّہی سے مانگ رہے تھے اور اب جان کے خوف سے تم نے دِل کی تڑپ کیساتھ سُوال کیا تو تمہاری مُراد پوری ہوگئی۔

اب چشمِ شِفا سُوئے گنہگار ہو خواجہ رحمۃ اللہ علیہ   عِصیاں کے مَرَض نے ہے بڑا زور دِکھایا

مُفید دَرْس

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! شاید کسی کے ذِہن میں یہ سُوال اُبھرے کہ مانگنا تو اللہ عزّ وجل سے چاہئے اور وُہی دیتا ہے، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خواجہ صاحِب سے کوئی آنکھیں مانگے اور وہ عطا بھی فرمادیں۔ جواباً عرض ہے کہ حقیقتاً اللہ عزّ وجل ہی دینے والا ہے۔مخلوق میں سے جوکوئی جو کچھ دیتا ہے وہ اللہ عزّ وجل ہی سے لے کر دیتا ہے۔اللہ عزّ وجل کی عطا کے بغیر کوئی ایک ذرّہ بھی نہیں دے سکتا۔اللہ عزّ وجل کی عطا سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ اگر کسی نے خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ سے آنکھیں مانگ لیں اور اُنہوں نے عطائے خُداوندی عزّ وجل سے عطافرمادیں تو آخر ایسی کونسی بات ہے جو سمجھ میں نہیں آتی ؟ یہ مَسْئَلَہ تو آج کل کے فنِ طِبّ نے ہی حل کرڈالا ہے! ہر کوئی جانتا ہے کہ آج کل ڈاکٹر آپریشن کے ذَرِیعہ مُردہ کی آنکھیں لگا کر اندھوں کو بینا کرتے ہیں۔ بس اِسی طرح خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اندھے کو اللہ عزّ وجل کی عطا کردہ روحانی قوّت سے نابینائی کے مَرَض سے شِفا دے کر بینا کردیا۔ بَہر حال اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عزّ وجل نے کسی نبی یا ولی کو مَرَض سے شِفا دینے یا کچھ عطا کرنے کا اختیار دیا ہی نہیں ہے تو ایسا شخص حکمِ قرآنی کو جھٹلا رہا ہے، چنانچہ ارشادِ قرآنی ہے۔

وابرئُ الاکمه والابَرصَ واحْيِ الموتىٰ باذن اللّٰهِ ۚ (آلِ عمران ۴۹)

ترجمہ : اور میں شِفا دیتا ہوں مادرزاد اَندھوں اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ عزّ وجل کے حُکْم سے۔ (کنزالایمان)

دیکھا آپ نے؟ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام صاف صاف اعلان فرمارہے ہیں کہ میں اللہ عزّ وجل کی بخشی ہوئی قُدرت سے مادَرزاد اَندھوں کو بینائی اور کوڑھیوں کو شفا دیتا ہوں۔حتّٰی کہ مُردوں کو بھی زندہ کردیا کرتا ہوں۔ اللہ عزّ وجل کی طرف سے انبیاء علیہم السلام سے اولیائے رحمہم اللہ کو بھی عطا کیے جاتے ہیں لٰہذا وہ بھی شِفا دے سکتے ہیں اور بہت کچھ عطا فرماسکتے ہیں۔

مُحی دِیں غوث ہیں اور خواجہ مُعینُ الدیں ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ اے حسؔن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

اجمیر بلایا مجھے اجمیر بُلایا

اجمیر بُلایا مجھے اجمیر بُلایا — اجمیر بُلا کر مجھے مہمان بنایا

ہو شکر ادا کیسے کہ مُجھ پاپی کو خواجہ رحمۃ اللہ علیہ — اجمیر بُلا کر مجھے دربار دِکھایا

سُلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مَحبت کا بھِکاری — بَن کر میں شہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں آیا

دُنیا کی حُکومت دو نہ دولت دو نہ ثَروَت — ہر چیز ملی جامِ مَحبت جو پلایا

سینے سے لگالو، مجھے سینے سے لگالو — خواجہ رحمۃ اللہ علیہ ہے زمانے نے بڑا مجھ کو سَتایا

ڈوبا ابھی ڈوبا مجھے لِلّٰہ عزوجل سنبھالو — سَیلاب گناہوں کا بڑے زور سے آیا

اب چشمِ شِفا، بہرِ خدا عزوجل سوئے مَریضاں — عِصیاں کے مَرَض نے ہے بڑا زور دِکھایا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنا دیجئے عاشق — یہ عرض لئے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کراچی سے میں آیا

یا خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کرم کیجئے ہوں ظُلمتیں کافُور — باطِل نے بڑے زور سے سَر اپنا اُٹھایا

عطّارؔ کرم ہی سے ترے جَم کے کھڑا ہے — دُشمن نے گِرانے کو بڑا زور لگایا